از عدالتِ عظمیٰ

گر نم سنگھ ودیگراں

بنام

دی سب ڈیویژنل آفسر (دیوانی)، کیتل ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ 1996

[کے راماسوامی اور کے وینکٹاسوامی، جسٹس صاحبان]

پنجاب کا من لینڈ (ریگولیشن) ایکٹ، 1961: دفعات 7 اور 13B-

پنجاب کا من لینڈ (ریگولیشن) قواعد: قواعد 19 اور 20-

کرایہ داری اور زمین کے قوانین-گرام پنچایت-شاملات دہ زمینیں-غیر مجاز مکین-کی بے دخلی-1975 سے 20 سال قبل کرایہ دار کے طور پر زیر بحث زمینوں کے قبضے میں اپیل کنندگان-1975 میں پٹہ میعاد ختم ہونا-کوئی نیا پٹہ نہیں دیا گیا-عدالتِ عالیہ کا موقف کہ اسسٹنٹ کلکٹر فرسٹ کلاس کو اپیل گزاروں کو نکالنے کا اختیار حاصل تھا اور قاعدہ 20 کے تحت جاری کردہ نوٹس درست تھا-اپیل-قرار پایا کہ، اپیل کنندہ کے پٹہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد غیر مجاز قبضے میں ہونا اس وقت تک خارج ہونے کا ذمہ دار تھا جب تک کہ وہ قبضے میں پٹہ کا کوئی دوسرا قانونی حق نہ دکھائے-قاعدہ 19 کا قانونی دائرہ اختیار سے باہر نہیں تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3200، سال 1979۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 5747، سال 1975 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے
18.9.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی پی جونیجا۔

جواب دہندگان کے لیے آر پی شرما (این پی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بیچ کے 11
جون 1979 کورٹ پٹیشن نمبر 1944/79 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل گزاروں نے 1975 سے 20 سال قبل پٹہ دار کے طور پر
زیر بحث زمینوں پر قبضہ کر لیا تھا اور پٹہ کی میعاد 1975 میں ختم ہو گئی تھی۔ اس کے بعد، اپیل
گزاروں کو کوئی نیا پٹہ نہیں دیا گیا۔ یہ تنازعہ نہیں ہے کہ یہ زمینیں شاملات دہ کی زمینیں ہیں جو
گرینی پنچایت کے پاس ہیں۔ عدالت عالیہ نے اپنے پہلے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے فیصلہ دیا ہے
کہ پنجاب کا من لینڈ (ریگولیشن) ایکٹ، 1961 کی دفعہ 7 کے تحت قواعد 19 اور 20 کے ساتھ
پڑھے جانے والے اسٹنٹ کلکٹر، فرسٹ کلاس کو اپیل گزاروں کو باہر نکالنے کا اختیار دیا گیا ہے
اور قاعدہ 20 کے تحت جاری کردہ نوٹس کو غلط نہیں کہا جاسکتا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے
ذریعے یہ اپیل۔

شری پی۔ پی۔ اپیل گزاروں کے فاضل وکیل جو نیچانے دلیل دی کہ قاعدہ 19 قانون کے لحاظ سے غلط ہے کیونکہ ایکٹ میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ کون غیر مجاز قابض ہے۔ وہ قاعدہ 19 کسی غیر مجاز قابض کی وضاحت نہیں کر سکتا؛ اور اس لیے، یہ قاعدہ بنانے کے اختیار سے باہر ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے

قاعدہ 19 تفصیل سے اس طرح بیان کرتا ہے:

"19. ایکٹ کے دفعہ 7 کے مقصد کے لیے، ایک شخص کو شملات دہ میں کسی بھی زمین پر غیر مجاز قبضے میں سمجھا جائے گا:

(a) جہاں اس نے، چاہے وہ ایکٹ کے آغاز سے پہلے ہو یا بعد میں، پنچایت کی طرف سے کسی فراہمی، پٹہ یا منظوری کے تحت اور اس کے مطابق کے علاوہ، اس پر قبضہ کر لیا ہو؛ یا

(b) جہاں وہ مقسوم الیہ، پٹہ دار یا موہوب الیہ ہونے کے ناطے، اس کی فراہمی، پٹہ یا گرانٹ کے تعین یا منسوخی کی وجہ سے اس سلسلے میں اس میں موجود قیود کے مطابق ایکٹ کے آغاز سے پہلے یا بعد میں ختم ہو گیا ہے، وہ شملات دہ میں ایسی زمین پر قبضہ کرنے یا رکھنے کا حقدار ہے۔ یا

(c) جہاں کوئی شخص جو شملات دہ میں کسی بھی زمین پر قبضہ کرنے کا مجاز ہے، اس کے پاس قانون کے آغاز سے پہلے یا بعد میں:

(i) ذیلی پٹہ، پنچایت یا اس طرح کے ذیلی پٹہ کی اجازت دینے کے مجاز کسی دوسرے اتھارٹی کی اجازت کے بغیر فراہمی، پٹہ یا گرانٹ کی قیود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، شملات دہ میں ایسی زمین کا پورا یا کوئی حصہ؛ یا

(ii) بصورت دیگر ان قیود میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کام کیا جس کے تحت وہ شملات دہ میں ایسی زمین پر قبضہ کرنے کا مجاز ہے۔

وضاحت:

شق (a) کے مقاصد کے لیے کوئی شخص محض اس حقیقت کی وجہ سے کہ اس نے کوئی کرایہ ادا کیا ہے، یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ اس نے مقسوم الیہ، پٹہ دار یا فراہم دہندہ کے طور پر قبضہ کیا ہے۔

قاعدہ 20 مندرجہ ذیل طریقہ کار کی وضاحت کرتا ہے:

"20. بے دخلی کے حکم کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کے لیے نوٹس جاری کرنا۔

(دفعہ 7 اور 15 (2)(k)-(1)۔ اگر فرسٹ گریڈ کے اسٹنٹ کلکٹر کی رائے ہے کہ کوئی شخص اپنے دائرہ اختیار میں واقع شملات دہ کی زمین پر غیر مجاز قبضے میں ہے یا اس میں دلچسپی کا دعویٰ کرتا ہے اور انہیں بے دخل کیا جانا چاہیے، تو وہ اس طریقے سے جاری کرے گا جس میں اس کے بعد تحریری طور پر نوٹس جاری کیا گیا ہے جس میں تمام متعلقہ افراد سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس کی وجہ بتائیں کہ بے دخلی کا حکم کیوں نہیں دیا جانا چاہیے۔

(2) نوٹس میں کہا جائے گا۔

(a) ان بنیادوں کی وضاحت کریں جن پر بے دخلی کا حکم دینے کی تجویز ہے؛ اور

(b) تمام متعلقہ افراد سے، یعنی وہ تمام افراد جو شملات دہ پر قابض ہیں یا ہو سکتے ہیں، ان سے مطالبہ کریں کہ وہ مجوزہ آرڈر نوٹس کے خلاف، اگر کوئی وجہ ظاہر کریں، جو اس کے جاری ہونے کی تاریخ سے دس دن سے پہلے کی تاریخ نہیں ہے۔

(3) اسسٹنٹ کلکٹر پنچایت گھریا پنچایت کے ذریعہ دفتر کے طور پر استعمال ہونے والی کسی دوسری عمارت کے باہر اور اسٹیٹ کے کچھ نمایاں مقامات پر جہاں شملات دہ میں زمین واقع ہے، نوٹس چپکائے گا، جس کے بعد یہ سمجھا جائے گا کہ نوٹس تمام متعلقہ افراد کو باضابطہ طور پر دیا گیا ہے۔

(4) جہاں اسسٹنٹ کلکٹر کو معلوم ہو یا اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہات ہوں کہ کوئی شخص شملات دہ میں زمین پر قابض ہے، تو ذیلی قاعدہ (3) کی توضیحات پر جانبداری کیے بغیر وہ نوٹس کی ایک نقل ایسے ہر شخص کو ڈاک کے ذریعے بھیج سکتا ہے، یا اسے اس شخص کو پہنچا سکتا ہے یا پیش کر سکتا ہے۔

دفعہ 7 اور 13B کو ذیل میں پڑھا گیا ہے:

"7. (1) گاؤں میں دائرہ اختیار رکھنے والا فرسٹ گریڈ کا اسسٹنٹ کلکٹر، یا تو از خود خود یا پنچایت یا گاؤں کے باشندے یا بلاک ڈیولپمنٹ اور پنچایت آفسر یا سماجی تعلیم اور پنچایت آفسر کی طرف سے بلاک ڈیولپمنٹ اور پنچایت آفسر کی طرف سے کی گئی درخواست پر، ایسی خلاصہ تفتیش کرنے کے بعد جو وہ مناسب سمجھے اور ایسے طریقہ کار کے مطابق جو مقرر کیا جائے، کسی ایسے شخص کو نکال سکتا ہے جو اس گاؤں کی شملات دہ میں زمین یا دیگر غیر مجاز خود ملکیت پر غلط یا غیر مجاز خود قبضے میں ہے جو اس ایکٹ کے تحت پنچایت میں شامل ہے یا سمجھا جاتا ہے اور پنچایت

کو اس میں ڈال سکتا ہے۔ اس کا قبضہ اور ایسا کرنے کے لیے فرسٹ گریڈ کا اسسٹنٹ کلکٹر پنجاب کرایہ داری ایکٹ، 1887 کے تحت زمین پر قبضہ کرنے کے لیے ڈگری پر عمل درآمد کے سلسلے میں ریونیو کورٹ کے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے۔

(2) فرسٹ گریڈ کا یہ اسسٹنٹ کلکٹر، تحریری حکم کے ذریعے، کسی بھی شخص سے، زمین یا دیگر غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں، جو اس کے غلط یا غیر مجاز قبضے میں تھی یا رہی ہے، جرمانہ ادا کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے، کم از کم چھ سو روپے اور دو ہزار پانچ سو روپے فی ہیکٹر سالانہ کی شرح سے، اس فائدے کو مد نظر رکھتے ہوئے جو زمین یا دیگر غیر منقولہ جائیداد سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر حکم کی تاریخ سے تیس دن کی مدت کے اندر جرمانہ ادا نہیں کیا جاتا ہے، تو وہ بقایا جات مالیہ جات کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

(3) اگر کوئی شخص اس طرح کے حکم کی تاریخ کے دس دن کے اندر ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کردہ بے دخلی کے حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کرتا ہے یا اس میں ناکام رہتا ہے تو فرسٹ گریڈ کا اسسٹنٹ کلکٹر پنچایت کو قبضے میں رکھنے کے لیے پولیس فورس سمیت ایسی طاقت کا استعمال کر سکتا ہے جو ضروری ہو۔

(4) فرسٹ گریڈ کے اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم سے نالاں کوئی بھی شخص حکم کی تاریخ سے تیس دن کی مدت کے اندر کلکٹر کو اس طرح کی شکل اور انداز میں اپیل کر سکتا ہے، جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

"B-13- کسی بھی زمین یا دیگر غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں کسی بھی دیوانی عدالت میں زیر التواء تمام مقدمے جس میں پنچایت کے خلاف دفعہ 2 کی شق (g) کے تحت شملات دہ

سے خارج کیے جانے کی بنیاد پر یا دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (3) میں مذکور کسی بنیاد پر راحت کا دعویٰ کیا گیا ہے، منتقل ہو جائیں گے اور مذکورہ بالا بنیادوں پر راحت حاصل کرنے کے لیے نئی کارروائی اس گاؤں میں دائرہ اختیار رکھنے والے فرسٹ گریڈ کے اسسٹنٹ کلکٹر کے سامنے شروع کی جائے گی جہاں زمین یا دیگر غیر منقولہ جائیداد مناسب ہے جو ذیلی دفعات (5) اور (7) دفعہ A-13 میں طے شدہ طریقے سے اس کا تصفیہ کرے گی۔"

ان توضیحات کا مشترکہ مطالعہ واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ ایکٹ کے عمل کے تناظر کا مقصد غیر مجاز ملکینوں کو مخصوص آفسر کے ذریعے باہر نکالنا تھا جسے گرام پنچایت میں موجود زمینوں کے قبضے سے غیر مجاز قابضوں کو بے دخل کرنے کا اختیار اور دائرہ اختیار دیا گیا ہے۔ اس لیے یہ دلیل کہ حکومت قاعدہ 19 بنانے کے اختیار سے محروم ہے، بے اختیار ہے۔ شری جو نیجا کی مزید دلیل ہے کہ قاعدہ 20 میں مذکور وضاحتوں کے برعکس، اپیل کنندہ سے کہا گیا تھا کہ وہ اسے خارج نہ کیے جانے کی بنیاد پیش کرے جو کہ اس زبان کی توہین ہے جس میں قاعدہ 20 کو شامل کیا گیا ہے۔ اگرچہ پہلی نظر میں دلیل پرکشش ہے، لیکن حقائق پر ہمیں دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔ اس کے اپنے اس اعتراف پر کہ اپیل کنندہ پٹہ میعاد ختم ہونے کے بعد غیر مجاز قبضے میں ہیں، وہ اس وقت تک خارج ہونے کے ذمہ دار ہیں جب تک کہ وہ قبضے میں اپنے تسلسل کے لیے کوئی دوسرا قانونی حق نہ دکھائیں۔ ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ اپیل میں کوئی چیز موجود ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔